



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا حکومتی ادارے قومی محضوں کے نام سے ان پروگراموں میں شرکت کے لئے، بیچوں کو مجبور کر سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

امتوں کو سعادت و کامرانی، ترقی، انتظامی خوبی اور حفاظت و استحکام صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ ان کے حکمران اور قائدین اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ عقیدہ، قول و عمل اور تنازعات کے حل میں انہیں کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کے منہاج پر چلائیں۔

اس طرح حکمرانوں اور قائدین کو بھی استحکام و اعتبار اور وجاہت ایسی امتوں ہی کی بدولت حاصل ہو سکتی ہے جو زندگی کے تمام پہلوؤں میں، استقامت، علم، ثقافت، صنعت، زراعت، قوت، اور ترقی میں ان امور کو پیش نظر رکھیں جو قوموں کو عروج پر پہنچاتے ہیں اور ان کے افراد کو سر بلندی سے ہمکنار کرتے ہیں کہ وہ ایک ایسا اعلیٰ عملی نمونہ بن جاتے ہیں کہ عقل مند لوگ ازراہ تعجب نظریں اونچی کر کے انہیں دیکھتے ہیں اور ان کے حالات کو جھلنے والے ان سے ڈرتے ہیں۔

حکمران اپنی قوموں کے ساتھ جس قدر خیر و بھلائی کے ساتھ حسن سیاست کی روش اختیار کریں گے اور جس قدر ان کی اصلاح کی طرف توجہ مبذول کریں گے، وہ اسی قدر قوت و عزت اور عظمت و شوکت کی صورت میں اس کے ثمرات بھی حاصل کریں گے اور قومیں بھی جس قدر اپنے مصلح حکمرانوں کی آواز پر لبیک کہیں گی، معروف کو قبول کریں گی اور اس کے حصول میں ان کے ساتھ تعاون کریں گی، اسی قدر سعادت و کامرانی، خوش حالی و فارغ البالی اور راحت و اطمینان کی دولت سے فیض یاب ہوں گی۔

مسلمانوں حکمرانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی اپنی قوموں میں اسلامی سیاست کو بروئے کار لائیں۔ رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلیں، آپ ﷺ کی رہنمائی کے نور سے روشنی حاصل کریں اور خلفاء راشدین کے طرز سیاست کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں تاکہ وہ خود بھی اور ان کی قومیں بھی سعادت و کامرانی سے ہمکنار ہوں، دنیا و آخرت کی کامیابیوں سے شاد کام ہوں، انہیں اسلامی شریعت اور اس کے مبنی بر عدل و انصاف اسلوب حکومت کی مخالفت سے اجتناب کرنا چاہیے ورنہ اپنی خواہشات نفس کی پیروی اور کافر حکومتوں کی اندھی تقلید کی وجہ سے یہ تباہی و بربادی کے گڑھیوں میں گر جائیں گے جیسا کہ یہ کافر حکومتیں اپنے غلط نظام حکومت، اخلاقی بے راہ روی، تہمتی و ثقافتی خرابی، تعلیمی اداروں میں لہو و لعب اور مستی و بے حیائی کے چلن اور مخلوط تعلیم کی وجہ سے آج تباہی و بربادی کے گڑھوں میں گرے ہوئے ہیں اگر مسلمانوں نے بھی ایسا کیا تو ان کا شیرازہ بکھر جائے گا، ان کی قوت و شوکت ماند پڑ جائے گی، اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل و رسوا کرے گا اور انہیں عذاب سے دوچار کرے گا کہ فتنہ و فساد پھیلانے والوں کی یہی سزا ہے۔

آخر میں یہاں اس جانب توجہ مبذول کرنا بھی ضروری ہے کہ وہ ذات گرامی، جنہیں جوامع العلم کے معجزے سے نوازا گیا تھا کہ اس ارشاد سے بڑھ کر کوئی انسانی قول زیادہ خوبصورت، زیادہ مکمل اور زیادہ جامع نہیں ہے جو آپ ﷺ نے یوں فرمایا ہے:

أَلَا تَعْلَمُونَ رَاعٍ، وَتَعْلَمُونَ مَسْتُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْتُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْتُولٌ عَنْهُمْ، وَامْرَأَةُ الرَّجُلِ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَيْتِهَا وَوَلَدُهَا وَهِيَ مَسْتُولَةٌ عَنْهُمْ، وَالْعَبْدُ مَسْتُولٌ عَلَى نَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْتُولٌ عَنْهُمْ رَاعٍ، وَتَعْلَمُونَ رَاعٍ وَتَعْلَمُونَ مَسْتُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)) (صحیح البخاری)

خبردار تم سے ہر ایک نگہبان ہے اور اپنی رعایا کے بارے میں جوابدہ، امام جو لوگوں کا نگہبان ہے، وہ اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے، مرد اپنے اہل خانہ کا نگہبان اور اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے، عورت اپنے شوہر کے اہل خانہ اور اس کی اولاد کی نگہبان ہے اور اس کے بارے میں جوابدہ ہے، اور غلام (نوکر) اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے اور اس کے بارے میں جوابدہ ہے، خبردار: تم سب نگہبان ہو اور اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہو۔

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

((ما من عبد ميسرعيه الله رعيه فلم يخطأ بضمها بضمح الا لم يجد رايه الجنيه)) (صحیح البخاری)

”جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ کسی رعیت کا نگہبان بنا دے اور وہ ان کی ہمدردی و خیر خواہی نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔“

اور ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں:

((ما من وال على رعيه من المسلمين في موت وبوغاش لهم الا حرم الله عليه الجنة)) (صحیح البخاری)

”ہر وہ شخص جو مسلمانوں کی کسی رعیت کا والی ہو اور وہ ان سے دھوکہ کرتے ہوئے فوت ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام قرار دے دے گا۔“

ہر حاکم کو چاہیے کہ اپنی رعایت کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے، ان سے ہمدردی و خیر خواہی کرے اور ان میں حق کے ساتھ حکومت کرے کیونکہ ان کے بارے میں اس سے روز قیامت باز پرس ہوگی۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ](#)

کتاب النکاح : ج 3 صفحہ 98

محدث فتویٰ

